صفحہ ۱۰۴ : عَرَق - عِرَق ، کی بحث حذف کردیں ۔ بات لمبی ہو جائے گی ۔

صفحہ ۱۰٦ : "مآثر" "ماثور"کی جمع نہیں بلکہ ماثرہ کی جمع ہے ۔

صفحہ ۱۰۹ : سطر ۱۹ - "بہ عینہی"کوئی لفظ نہیں ۔ "بعینہٖ" چاہیے ۔

صفحہ ۱۱۲ : "آصف" کے "ص" میں زیر نہیں ، زبر ہے ۔

" ملکہ کی بحث صفحہ ٦۵ میں آچکی ہے اور تصحیح بھی کردی گئی ہے ۔ بقیہ صفحات میں بھی بہت غلطیاں ہیں ۔

غلام مصطفیٰ خاں

## ۴۔ مجلہ "کتاب شناسی"

٦۹ ، ماڈل ٹاؤن ، ہمک ، سہالہ روڈ ، اسلام آباد ۔

مرتبین شمارہ اول (۱۹۸٦ء) : اختر راہی و عارف نوشاہی ،

شمارہ دوم(۱۹۸۸ء): سیدعارف نوشاہی اور ڈاکٹر گوہر نوشاہی۔

شمارہ سوم (۱۹۸۹ء) : سید عارف نوشاہی ۔

مبصر : نجم الاسلام

اس مجلے کے تین شمارے اب تک نکلے ہیں اور تینوں اعلیٰ معیار کے حامل ہیں۔ مجلے کے مجموعی مزاج اور مقاصد کے پیشِ نظر یہ خیال کرنا بے جا نہ ہوگا کہ سید عارف نوشاہی اس مجلے کی ترتیب و ادارت میں شریکِ غالب کی حیثیت رکھتے ہیں اور کتاب شناسی کی پسندیدہ تشریح غالباً مدیر موصوف ہی کے قلم سے ہے جو شمارۂ اول کے "طلوع" (اداریہ) میں یوں ملتی ہے :

" ایک طرف تو مختلف قسم کے خطوط کا مطالعہ ، املاء کے اسالیب کی تشخیص ، کاغذ کی پہچان ، قلم تراشی اور روشنائی کی تیاری کے رموز و اسرار اور دوسری

طارف قلمی نسخوں کی شناخت، ان کی زمانی و مکانی تعیین؛ جدید خطوط پر ان کی فہرست نگاری و تصحیح و تعلیق، غیر معروف مصنفین کے احوال و آثار کی جست و جو؛ اور اہل علم و قلم کے نو دریافت آثار کی معرفی و رونمائی، پھر مخطوطات اور مطبوعات کے تحفظ اور ان سے استفادے سے متعلق گوناگوں مسائل، اور ذاتی اور اجتماعی کتب خانوں کی ترتیب و تشکیل کے مختلف پہلوؤں پر مباحث کو اجمال کی خاطر اگر کسی جامع جمیع جہات تعبیر میں سمویا جا سکتا ھے تو وہ انسان شناسی، باستان شناسی اور خاور شناسی ایسی بلیغ تراکیب پر وضع ہونے والی فارسی اصطلاح کتاب شناسی ھی ہو سکتی ھے — "

(شمارہ اول، ص ۵، ۶)

اس میں شک نہیں کہ تینوں شماروں میں وہ اِن مقاصد کے حصول میں کامیاب نظر آتے ھیں۔ چنانچہ شمارہ اول کے مقالات (۱) "شیخ محمد بن طاھر محدث پٹنی کی ایک نو دریافت تالیف (ڈاکٹر محمد سلیم اختر)، (۲) برھان قاطع (ڈاکٹر اکبر حیدری کاشمیری)، (۳) احمد بخش یکدل لاھوری کے علمی آثار (ڈاکٹر گوھر نوشاھی)، (۴) حافظ محمود شیرانی بحیثیت کتاب شناس (ڈاکٹر مظہر محمود شیرانی)، (۵) کشف المحجوب ھجویری: کتابیاتی جائزہ (محمد حسین تسبیحی)، کتاب شناسی و نسخہ شناسی علاء الدولہ سمنانی (نجیب مائل ھروی)، (۷) ھرات کے فن تجلید پر چند آراء (اوکٹے اسلاناپا)، (۸) دستاویزات اور مخطوطات کی تجلید (اشرف علی)، اس

پر بخوبی دلالت کر رہے ہیں۔ یہ پہلا موقع ہے کہ ہمارے طالبانِ تحقیق کو کتاب شناسی سے متعلق اتنا بہت سا عمدہ تحریری مواد یکجا مل رہا ہے جو ان کے عملِ تحقیق میں مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ دوسرے شمارے میں بھی اسی نوعیت کے بلند پایہ مقالات شامل ہیں جو یہ ہیں: (۱) ثلاثۂ غسالہ، بہرۂ فارسی (حکیم حبیب الرحمان، بہ ترتیب سید عارف نوشاہی)، (۲) ہندستانی فارسی میں تلفظ اور املاء کے بعض مسائل، تدوین کے نقطۂ نظر سے (رشید حسن خان)، (۳) تاریخ قصور کے بعض مآخذ (محمد اقبال مجددی)، (۴) دیوان غالب نسخۂ حمیدیہ کی تدوینِ نو، تسوید سے طباعت تک (ڈاکٹر گوہر نوشاہی)، (۵) کتابت کے لوازم، (بیاضِ خوشبوئی سے ایک اقتباس)، (۶) کبیر کا الف نامہ (ڈاکٹر محمد انصاراللہ)۔

شمارہ سوم تمام تر فہرست مخطوطات کتب خانہ نوشاہیہ پر مشتمل ہے۔

جیسا کہ مقالات کے عنوانات مذکورہ بالا سے بھی ظاہر ہے، یہ مجلہ ایک اچھی اٹھان کے ساتھ نکلا ہے اور اپنے مزاج و منہاج اور اعلیٰ تحقیقی معیار کے لحاظ سے اس کا مستحق ہے کہ ہمارے تحقیقی مزاج رکھنے والے قارئین اس کی طرف متوجہ ہوں اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ حضراتِ مرتبین اور بالخصوص سید عارف نوشاہی مبارک باد کے مستحق ہیں کہ ان شماروں کے لیے بلند پایہ فضلاء و محققین کا بھرپور تعاون انھیں حاصل ہوا ہے۔ اگر تعاون اسی طرح حاصل رہا تو امید رکھنی چاہیے کہ مستقبل میں یہ مجلہ اردو تحقیق کی دنیا میں ایک منفرد اور ممتاز مقام حاصل کر لے گا۔